منقبت

علیؑ دا ملنگ میں تے علیؑ دا ،علیؑ دا ملنگ میں تے علیؑ دا ملنگ
دیکھ کے میری شان وشوکت، نبیؐ ولی سارے رہ گئے دَنگ

چہرۂِ رب کی کر کے زیارت خوش ہو کے دَر کھول رہا ہے
رستے کی دیوار ہٹا کر خانۂِ کعبہ بول رہا ہے
آ گیا مرا مالک سائیں پوری ہوئی مرے دل کی اُمنگ

خاکِ نجف ہے میرا جامہ عشقِ علیؑ ہے میرا عمامہ
سارے دَر خود کھل جائیں گے ایسا پڑھوں گا خیبر نامہ
دیکھنے شیخوں کی نیلامی آؤ چلو سب مرے سنگ سنگ

بکھرا ذرہ ذرہ ہو کے طور صدا سن کر تھرایا
دیکھ کے جلوہ نورِ خدا کا موسیٰؑ نے جب نعرہ لگایا
چھائی ہوئی ہے آج بلا کی عشق کی مستی وِلا کی ترنگ

مہکی فضائیں چمکے ستارے ناچے دریا جھومے سمندر
کرتے ہوئے پرواز ہوا میں جب بولے شہباز قلندر
عرش تلک پرواز ہے میری چڑھ گیا مجھ پہ حیدری رنگ

رکھے قدم جو شیرِ خدا نے گونجا علیؑ کے نام کا نعرہ
دیکھ کے بگڑی شیخ کی حالت اُٹھا علم اور ہنس کے پکارا
دیکھ کے حیدرؑ کو خیبر میں اُڑ گیا کیوں ترے چہرے کا رنگ

چھایا ہوا تھا گہرا اندھیرا قبر تھی بند اور شیخ تھا اندر
آ کے فرشتے جب یہ بولے ایک قیامت کا تھا منظر
اُٹھ جا فدک کا بدلہ لینے آ گئے پیارے علیؑ دے ملنگ

کہتے ہیں محشر کے سپاہی پکڑی گئی ہے تیری چوری
توڑ کے دنیا کے سب بندھن کاٹ کے تیری سانس کی ڈوری
پھینک کے آئیں گے دوزخ میں شیخ تری مٹی کی پتنگ

یار نبیؐ کو چھوڑ کے تنہا جو میدانوں سے بھاگ آئے
نام اُن کے پھر کیسے چمکیں اُن کے نعرے کون لگائے
تیغ پہ کم اور کرداروں پہ جن کے لگا ہو زیادہ زَنگ

سارے جہاں میں گونج رہی ہیں اِن کے لہجے کی للکاریں
گوھرؔ کے ہمراہ زمانے والے کیوں نہ مل کے پکاریں
رضواں زیدی تجھ کو مبارک شیر ہیں دونوں تیرے دَبنگ

شاعرِ اہلِ بیتؑ گوھرؔ جارچوی